السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے کسی ایک بیٹے سے زیادہ گرم جوشی سے پیش آئے' جب کہ اس کے تمام بیٹے اس سے یکساں معاملہ کرتے ہوں یا اپنے پوتوں میں سے کسی ایک سے ترجیح کا سلوک کرے جب کہ وہ سب اس سے یکساں معاملہ کرتے ہوں راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کو چاہیے کہ وہ اولاد میں عدل کریں اور ایک دوسرے کو عطیہ' تحفہ اور ہدیہ وغیرہ میں ترجیح نہ دیں۔ کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(اتقوا‌الله واعدلوا‌بين اولادكم)) (صحيح البخاري' الهبة' باب الاشهاد في الهبة' ح: ٢٥٨٧ وصحيح مسلم' الهبات' باب كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة' ح: ١٦٢٣))

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل وانصاف کرو۔''

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے تمام بچے نیکی اور بھلائی میں تم سے یکساں سلوک کریں' تو تم بھی ان کے ساتھ مساوی سلوک کرو۔ اکابر علماء بیٹوں میں مساوات کو مستحب سمجھتے تھے حتیٰ کہ وہ بوسے' خندہ پیشانی سے پیش آنے والے اور خوش آمدید کہنے میں بھی سب سے مساوی سلوک کرتے تھے' کیونکہ اولاد میں عدل وانصاف کے حکم کا بظاہر یہی تقاضہ ہے۔ البتہ بعض حالتوں میں کمی بیشی معاف ہے کیونکہ باپ بسا اوقات ازراہ شفقت چھوٹے بچے کو یا بیمار بیٹے کو دوسروں پر ترجیح دے دیتا ہے' ورنہ اصل تو یہی ہے کہ تمام معاملات میں بچوں سے یکساں سلوک کیا جائے خصوصاً جب کہ وہ سب نیکی' بھلائی اور اطاعت وفرماں برداری وغیرہ کرنے میں برابر ہوں،

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص233

محدث فتویٰ